ان میں ان کے مالی کوائف کا ذکر ہے، کچھ وہ ہیں جن میں علامہ اقبال کے علم و فضل کا کھلے دل سے اعتراف کیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ حیدر آباد سے لاہور منتقل ہونا چاہتے ہیں، اس لیے کہ وہاں اور سہولتوں کے علاوہ علامہ اقبال اور دیگر اہلِ علم کی رفاقت کا موقع بھی ملے گا۔ خدا کرے کہ ان مشاہیر کے یہ خطوط چھپ جائیں

بہرحال نیازی صاحب بہت سی خوبیوں کے آدمی تھے۔ ان کی ذات میں ایک دور کی پوری علمی تاریخ جمع تھی۔ ان کے مالی حالات دیگر اہلِ علم کی طرح کبھی اچھے نہ رہے، لیکن اس کے باوجود وہ نہایت بذلہ سنج اور خوش مزاج تھے۔ بعض اہلِ علم کی طرح خشکی اور یبوست ان میں نام کو نہ تھی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ انھیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

---

۲۲ جنوری کو ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی پر دل کا دورہ پڑا اور انھوں نے ۷۷ برس کی عمر پاکر اسلام آباد کے ایک ہسپتال میں اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کی۔ ان کی میت کراچی پہنچائی گئی اور ۲۳ جنوری کو انھیں نذرِ خاک کر دیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم گوناگوں اوصاف کے حامل تھے۔ بہترین مصنف، بلند پایہ محقق، ماہرِ تعلیم اور مشہور ادیب تھے۔ مرحوم خالص اسلامی ذہن کے مالک تھے اور علم کے ہر میدان میں ان کو جادہ پیمائی کا شرف حاصل تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد مرکز میں تعلیم، بحالیات اور نشریات و اطلاعات ایسے اہم شعبوں پر بحیثیت وزیر فائز رہے۔ کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی رہے۔ آج کل قومی زبان انصارٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ کچھ عرصے سے وہ دل کے عارضے میں مبتلا تھے لیکن قومی خدمت کا جذبہ ان پر اتنا غالب تھا کہ بیماری کے باوجود اپنے مفوضہ کام کو مکمل کرنے میں مصروف رہتے۔

مرحوم ہمارے ملک کی قابلِ فخر متاع تھے اور ان کا شمار پاکستان کے بزرگ اور جامع صفات اہلِ علم میں ہوتا تھا۔ اللھم اغفرلہ و ارحمہ۔